نادار اور یتیم طلبہ و طالبات کی تعلیم میں مددگار بنیے

مرکز جماعت اسلامی پاکستان میں قائم اسلامک ایجوکیشن سوسائٹی (رجسٹرڈ) کے زیرانتظام لاہور اور قصور میں چھ تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں۔ اگرچہ ہم پلہ اداروں کے مقابلے میں ہمارے اداروں کی فیس نمایاں طور پر کم ہے، تاہم طلبہ و طالبات کی ایک کثیر تعداد اپنی مالی زبوں حالی کے باعث یہ فیس بھی ادا نہیں کرسکتی۔ سوسائٹی فیس معافی کے سلسلے میں تقریباً ۵۰ لاکھ روپے سالانہ کا بار برداشت کر رہی ہے۔

ہمارے تعلیمی اداروں میں تعلیم کے ساتھ دینی تربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

آپ اپنے عطیات/ زکوٰۃ کے ذریعے ان مستحق طلبہ و طالبات کا مستقبل سنوارنے میں مددگار بن سکتے ہیں۔ آپ اپنی اعانت اسلامک ایجوکیشن سوسائٹی (رجسٹرڈ) منصورہ ملتان روڈ لاہور کے نام بھجوائیں یا اپنے قریب واقع جماعت اسلامی کے کسی دفتر میں اسی نام سے جمع کرا کے رسید حاصل کریں۔

چودھری رحمت الٰہی

چیئرمین اسلامک ایجوکیشن سوسائٹی (رجسٹرڈ) منصورہ، لاہور

فون: 092-042-35419520 / Ext. 387

بنک اکاؤنٹ:

SONERY BANK, MALL ROAD BR.
BRANCH CODE: 0001
DOLLAR A/C No. 1180120182
PAKISTANI A/C No. 2011421087

النور جیولرز

زیورات کی دُنیا میں انقلابی فوائد کے ساتھ

- ہمارے ہاں زیورات بغیر ٹانکہ کے جدید طریقے سے تیار کیے جاتے ہیں۔
- ہمارے تیار کردہ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی لہٰذا ہمارے زیورات آپ کا محفوظ سرمایہ ہیں جنھیں آپ کسی بھی وقت کیش کرا سکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ لوگوں نے ہمیں اپنے بھرپور اعتماد سے نوازا ہے

ہمارا معیار ہی ہماری کامیابی کی ضمانت ہے

امید ہے کہ نہ صرف آپ ہمیں خدمت کا موقع دیں گے بلکہ اپنے عزیز و اقارب کو بھی ان فوائد سے آگاہ کریں گے

○ دکان نمبر F/461 نزد لاجواب فروٹ چاٹ، صرافہ بازار (بھابڑا بازار) راولپنڈی

فون: 051-5539378 _ محمد فیض اللہ چوہان، موبائل: 0321-5539378، ندیم اللہ چوہان، موبائل: 0321-5008387

○ نیو برانچ: سوق ادریس علی پلازہ، مری روڈ، راولپنڈی

فون: 051-5552209 _ محمد اکرام اللہ چوہان، موبائل: 0300-5806700، ضیاء اللہ چوہان، موبائل: 0300-5802209

پرہیز علاج سے بہتر ہے لیکن پرہیز صحیح اور مستند معلومات کے بغیر ممکن نہیں

- کیا آپ اپنی بیماری کی نوعیت کو سمجھنا چاہتے ہیں؟
- شوگر آنکھوں کو کیا نقصان پہنچاتی ہے؟ اِس سے بچاؤ کا کیا طریقہ ہوسکتا ہے؟
- کیا عینک اُتر سکتی ہے؟
- لیزر سے عینک اُتارنے کا آپریشن کیسے کیا جاتا ہے؟
- کیا آپ کو لیزر لگوانے کا مشورہ دیا گیا ہے اور آپ کو سمجھ نہیں آرہی کہ لگوائیں یا نہ لگوائیں؟

ڈاکٹر آصف کھوکھر آئی سرجن

ایم بی بی ایس (پنجاب) ایم سی پی ایس (آئی) ایم اے (علوم اسلامیہ)

Email: drasifkhokhar@hotmail.com

اس طرح کے سوالوں کے جواب اور جدید ترین طریقہ ہائے علاج سے متعلق معلومات کے لیے

مندرجہ ذیل ویب سائٹ کا مطالعہ کریں

www.drasifkhokhar.com

آنکھوں کی بیماریوں سے متعلق اُردو کی واحد ویب سائٹ

گھر بیٹھے علاج

اب آپ کراچی سمیت دیگر شہروں میں بھی ڈاکٹر سید مبین اختر اور دیگر ماہرین نفسیات سے فون اور کمپیوٹر پر علاج کرواسکتے ہیں!!

اپنی فیس براہ راست جمع کروائیں:

- اومنی: اکاؤنٹ نمبر: 0344-2645551
- ایزی پیسہ: اکاؤنٹ نمبر 03442645552-2
- بینک اکاؤنٹ نمبر: Bank Account: 661-3-M.C.B (Hadi Market Branch)
- فون کریں: 111-760-760
- Skype Address: kph.vip

برانچیں: اسی طریقے سے ادویات بھی آپ کے گھر پہنچائی جاسکتی ہیں۔

کراچی نفسیاتی ہسپتال

مرکز: B-1/14 ناظم آباد نمبر 3، کراچی 021-36708092, 021-36616837 حیدرآباد: B-81 بلاک "A" لطیف آباد نمبر 4، حیدرآباد 021-3812534

رمپا: رمپا پلازہ ایم اے جناح روڈ، کراچی 021-32720414, 021-32721504 شعبہ خواتین: F-4، 12/13 ناظم آباد، کراچی 021-36684503

مردانہ وارڈ: G-18 بلاک "B" نارتھ ناظم آباد کراچی 021-36646648, 021-36644841 لانڈھی: السید سینٹر قائد آباد لانڈھی

اخبارِ اُمت

تیونس: کیا جمہوریت قتل ہو جائے گی؟

عبدالغفار عزیز

تحریک نہضت تیونس کے سربراہ الشیخ راشد الغنوشی دارالحکومت کے اہم میدان 'قصبہ' میں ملین مارچ سے خطاب کر رہے تھے۔ جیسے ہی انھوں نے کہا کہ: ''ہاں، اپوزیشن کو ہماری حکومت گرانے کا پورا حق حاصل ہے''، تو چند لمحے کی حیرت کے بعد پورا مجمع نعروں سے گونج اُٹھا۔ شور تھما تو انھوں نے اپنا جملہ دہراتے ہوئے کہا: ''ہاں، اپوزیشن کو ہماری حکومت گرانے کا پورا حق حاصل ہے لیکن دیکھو قرآن کیا فرماتا ہے۔ قرآن کہتا ہے: وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا (البقرہ ۲:۱۸۹) ''گھروں میں ان کے دروازوں کے راستے آیا کرو''۔ حکومت میں آنے کا دروازہ، انتخابات ہیں۔ ہم نے طویل جدوجہد اور لاتعداد قربانیوں کے بعد جابر ڈکٹیٹر سے نجات حاصل کی۔ پھر انتخابات میں عوام نے ہم پر اظہار اعتماد کیا۔ اب بھی اگر کوئی تبدیلی چاہتا ہے، تو انتخابات ہی راستہ ہے۔ تیونسی عوام اب دوبارہ کسی مہم جو کو امن و آزادی کی یہ راہ کھوٹی نہیں کرنے دیں گے۔ مجمع ایک بار پھر پُرجوش نعروں سے گونج اٹھا۔

مصر میں جمہوریت پر فوجی ڈاکا زنی کے بعد اب تیونس میں بھی اپوزیشن کو ہلہ شیری دی جارہی ہے۔ عرب سرمایہ، مغربی سرپرستی میں سازشیں اور مار دھاڑ پر مبنی تحریک ایک ایسے وقت حکومت گرانے کی کوششیں کر رہی ہے کہ جب ٹھیک دو سال قبل (۲۲/اکتوبر ۲۰۱۱ء) کو منتخب ہونے والی دستور ساز اسمبلی کی مدت ختم ہونے میں چند ماہ رہ گئے ہیں۔ یاد رہے کہ تیونسی عوام کو ۵۴ سالہ ڈکٹیٹرشپ سے جنوری ۲۰۱۱ء میں نجات حاصل ہوئی تھی۔ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو دستور ساز اسمبلی کے

انتخابات میں اسلامی تحریک 'تحریک نہضت' سب سے بڑی پارٹی کی حیثیت سے منتخب ہوئی۔ اسے ۲۱۷ کے ایوان میں ۸۹ نشستیں حاصل ہوئیں۔ دوسرے نمبر پر آنے والی بائیں بازو کی پارٹی 'حزب المؤتمر' کو ۲۹، ایک تیسری پارٹی کو ۲۶ اور چوتھے نمبر پر آنے والی 'حزب التکتل' کو ۲۰ نشستیں ملیں۔ تحریک نہضت نے تنہا حکومت بنانے کے بجائے ایک قومی حکومت تشکیل دینے کی کوشش کی۔ اس میں کامیابی نہ ہونے پر بائیں بازو سے تعلّق رکھنے والے جلاوطن رہنما منصف المرزوقی کی 'حزب المؤتمر' اور چوتھے نمبر پر آنے والی پارٹی کے ساتھ مل کر مخلوط حکومت تشکیل پائی۔ المرزوقی کو صدر مملکت اور التکتل کے سربراہ مصطفیٰ بن جعفر کو اسپیکر بنادیا گیا۔ دستورساز اسمبلی نے دستور وضع کرنا، اور حکومت نے کرپشن کے خاتمے اور عوامی مسائل حل کرنے کی کچھ نہ کچھ مساعی شروع کردیں۔ لیکن مصر کی طرح یہاں بھی اندرونی اور بیرونی خفیہ ہاتھوں نے مستقل اور مسلسل بحران کھڑے کیے۔ اب، جب کہ اسمبلی کی مدت میں تقریباً چھے ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے، اور دستور کی ایک آدھ شق کے علاوہ باقی سب پر اتفاق راے ہوگیا ہے، اپوزیشن نے وہ تمام ہتھکنڈے آزمانا شروع کردیے ہیں، جن کا نتیجہ تباہی اور خوں ریزی کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔

چند ماہ پہلے بائیں بازو کے ایک اپوزیشن لیڈر شکری بلعید کو قتل کرکے احتجاج کی آگ بھڑکا دی گئی۔ حکومت نے مذاکرات کیے۔ اپوزیشن کے مطالبات مانتے ہوئے اپنے وزیراعظم، وزراے داخلہ، خارجہ اور انصاف کو تبدیل کردیا۔ عوام کو اُمید ہوئی کہ بحران ختم ہوا، اب حکومت اصل کام پر توجہ دے سکے گی۔ آگ قدرے ٹھنڈی ہونے لگی تو ۲۵ جولائی کو ایک اور اپوزیشن لیڈر، رکن اسمبلی محمد البراہمی کو قتل کردیا گیا۔ ساتھ ہی تقریباً ۶۰ ؍ارکان پر مشتمل اپوزیشن نے اسمبلی کا بائیکاٹ کرتے ہوئے، اسمبلی کی عمارت کے باہر دھرنا دے دیا۔ ۲۱ سے ۲۴ ؍اگست تک بھرپور عوامی احتجاج کی کال دی گئی۔ مطالبہ پھر یہی تھا کہ حکومت ختم کی جائے اور اسمبلی کالعدم قرار دی جائے۔ کچھ افراد ملک کی انتظامی عدالت میں بھی چلے گئے کہ جس طرح مصر کی دستوری عدالت نے اسمبلی توڑی تھی، یہاں بھی توڑ دی جائے۔

تحریک نہضت اور حکومت نے صبر وحکمت سے کام لیتے ہوئے اپوزیشن کو پھر سے مذاکرات کی دعوت دی، اور یہ تجویز پیش کی کہ ملک میں جمہوریت کا سفر جاری رکھنے کے لیے

اگر اپوزیشن چاہے تو اس کے مطالبات پر عوامی ریفرنڈم کروالیا جائے۔ لیکن بدقسمتی سے اپوزیشن نے انکار کردیا۔ شاید اس لیے کہ اسے عوام میں اپنی حیثیت بخوبی معلوم ہے؟ وہ چاہتی ہے کہ ریفرنڈم یا منصفانہ عام انتخابات کے بجاے مار دھاڑ، خون خرابے، ٹارگٹ کلنگ، نام نہاد عدالتوں، اندرونی خفیہ ہاتھوں اور بیرونی آقاؤں کے سرمایے اور سرپرستی کے ذریعے منتخب حکومت ختم کردی جائے۔ پھر عبوری حکومت کے ذریعے اپنی مرضی کے انتخابات کروائے جائیں۔ اس تناظر میں آیندہ چند ہفتے، تیونس کے مستقبل کا فیصلہ کرنے میں بہت اہم کردار ادا کریں گے۔

اس نازک موڑ پر تحریک نہضت نے ایک بار پھر مذاکرات کا ڈول ڈالا۔ یہ تک تسلیم کرلیا کہ اگر حکومت گرانا ہی چاہتے ہو تو ہم خود حکومت چھوڑ دیتے ہیں۔ تمام پارٹیاں مل کر عبوری قومی حکومت تشکیل دے لیں، قومی الیکشن کمیشن تشکیل دے دیں اور فوری طور پر عام انتخابات کروالیں۔ حالیہ مذاکرات میں ایک طرف تحریک نہضت کی قیادت میں حکمران اتحاد ہے اور دوسری طرف مزدوروں اور حقوق انسانی کے نام پر قائم چار این جی اوز ہیں۔ بن علی کی باقیات اور بیرونی آقا انھی غیرسرکاری تنظیموں پر تکیہ کیے ہوئے ہیں۔ بدقسمتی سے ابھی تک ان عرب ممالک میں سیاسی جماعتیں مضبوط و منظم نہیں ہوسکیں۔ تیونس میں سیاسی جماعتیں بنانے کی آزادی دی جاچکی ہے لیکن سیاسی جماعتوں کی تشکیل مضحکہ خیز صورت اختیار کرچکی ہے۔ تقریباً اڑھائی سال کے عرصے میں ۱۴۰ سیاسی جماعتیں رجسٹرڈ ہوئیں۔ ان میں سے کوئی بھی حقیقی عوامی تائید نہیں رکھتی۔ میدان میں اگر کوئی حقیقی قوت باقی ہے، تو اللہ کی توفیق سے وہی اسلامی تحریکیں ہیں جنھیں نصف صدی تک کچلنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ اپوزیشن نے مذاکرات کی میز پر تو حکومت سے اتفاق کرلیا۔ لیکن پھر اپنے اندرونی اختلافات کے باعث تاحال قومی حکومت اور قومی الیکشن کمیشن تشکیل نہیں دے سکیں۔ تحریک نہضت نے بھی اعلان کردیا ہے کہ حکومت ایک امانت ہے کسی اندرونی یا بیرونی دباؤ پر، مستقبل کا واضح نقشۂ کار طے کیے بغیر ملک کو مزید بحرانوں کا شکار نہیں ہونے دیں گے۔ ہاں، اگر امانت سنبھالنے کا متبادل انتظام ہوجائے، تو حکومت میں ایک دن زیادہ نہیں رہنا چاہیں گے۔

سازشی عناصر اب بھی باز نہیں آئے، ایک بار پھر خوں ریزی کا سہارا لے رہے ہیں۔ پہلے ایک چوکی پر حملہ کرکے چھے فوجی شہید کردیے گئے، پھر پولیس کے دو سپاہی شہید کردیے گئے۔

عیدالاضحیٰ کے بعد قتل ہونے والے ان پولیس والوں کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے صدر مملکت، وزیراعظم اور اسپیکر، یعنی حکومت کے تینوں ستون پولیس ہیڈکوارٹر پہنچے، لیکن ان کے خلاف مسلسل ۲۰ منٹ تک نعرہ بازی کرکے انھیں نماز جنازہ ادا کرنے سے روک دیا گیا۔ البتہ وزیر داخلہ نماز میں بھی شریک رہا اور تدفین میں بھی۔ واضح رہے کہ یہ وہی وزیر داخلہ ہیں جو شکری بلعید کے قتل کے بعد ہونے والے مظاہروں کے نتیجے میں لائے گئے تھے (نہ جانے اکثر مسلمان ممالک میں وزراے داخلہ پر ایک بڑا سوالیہ نشان کیوں لگ جاتا ہے)۔ ماحول میں ابھی ان دو سپاہیوں اور اس کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال کی حدت باقی تھی، اسی دوران حکومت اپوزیشن مذاکرات بھی چل رہے تھے، ۲۳ اکتوبر کی شام وزیراعظم علی العریض ان مذاکرات کے نتائج کا اعلان کرنے کے لیے پریس کانفرنس کرنے والے تھے کہ ہر طرف بریکنگ نیوز چلنے لگی: 'سیدی بوزید' میں چھے مزید پولیس والے قتل کردیے گئے۔ 'سیدی بوزید' ہی وہ قصبہ ہے جہاں بوعزیزی نامی نوجوان پر پولیس تشدد کے خلاف احتجاج ہوا، جو بعدازاں پوری عرب بہار کا نقطۂ آغاز بن گیا تھا۔ یہ سب قتل و غارت تحریکِ نہضت کی حکومت کو ناکام بنانے اور گرانے کے لیے کی جارہی ہے۔ قاتلوں نے ثابت کرنا ہے کہ اسلامی تحریک ناکام ہوگئی ہے۔ حکومت چلانا اس کے بس کی بات نہیں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ صدر مرسی ہوں یا تیونسی حکومت، دونوں پر کسی طرح کے جرم کا الزام نہیں ہے۔ دونوں جمہوریت کا دوام و استحکام چاہتے ہیں۔ دونوں نے ملک میں کرپشن کے خاتمے اور تعمیر و ترقی کا آغاز کیا۔ دونوں نے خواتین اور اقلیتوں کو ان کا اعلیٰ مقام عطا کیا۔ تیونس میں تو ۴۹ خواتین ارکانِ پارلیمنٹ میں سے ۴۳ کا تعلق تحریکِ نہضت سے ہے۔ دونوں نے ترجیحات کا درست تعین کرتے ہوئے جبر و تشدد پر مشتمل پالیسیاں اپنانے کے بجاے اصلاح و سدھار کے دُور رس اقدامات پر توجہ دی۔ ایسا دستور اور قوانین وضع کیے کہ جن پر عمل درآمد از خود ملک و قوم کو خوش حالی اور دو جہاں کی کامیابی سے ہم کنار کردیتا۔ اب یہی اخلاص و عمل ان کا قصور ثابت کیا جارہا ہے۔ خود قتل و غارت اور فتنہ و فساد کے مرتکب ان پر ناکام و مفلوج ہونے کا الزام تھونپ رہے ہیں۔

مصر ہو یا تیونس، لیکن مخالفین کے یہ اوچھے ہتھکنڈے انھی پر اُلٹ رہے ہیں۔ مصر میں بھی تمام تر سروے رپورٹس بتارہی ہیں کہ حکومت کے خاتمے کے بعد اخوان کی مقبولیت میں مزید اضافہ

ہوا ہے۔ مغربی اور صہیونی اخبارات تک بھی اعتراف کر رہے ہیں کہ فوجی انقلاب ناکام ہوگیا۔ ہزاروں بے گناہ قتل کر دیے جانے کے باوجود فوج مخالف مظاہرین کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ خونی جنرل سیسی کا تشخص سنوارنے اور اس کا اقتدار بچانے کے لیے ابلاغیاتی جنگ عروج پر ہے۔ جنرل سیسی کو صدارتی اُمیدوار بنانے کی مہم شروع کر دی گئی ہے۔ نعرہ لگایا جا رہا ہے: کَمِّلْ جَمِیْلَکَ، ''اپنی حسن کارکردگی مکمل کیجیے''، گویا شہریوں کا قتل کوئی احسان ہے۔ لیکن عوام نے اپنے لہجے میں جواب دیا ہے: اَلسِّیسِی بَیُھَیِّسْ، عَایِزْ یَبْقٰی رَیِّسْ، ''سیسی پاگل پن کا شکار ہوگیا، صدر بننے کا خواب دیکھ رہا ہے''۔ عوام ہی نہیں بیرونی دنیا سے بھی صدر مرسی کی تائید کے نئے زاویے سامنے آ رہے ہیں۔ برازیل کی خاتون صدر ڈیلما روزیف نے انکشاف کیا ہے کہ مصر اور برازیل کے مابین ایسے کئی اہم ترین معاہدے طے پا چکے تھے کہ جن سے دونوں ملک اور ان کے عوام بے پناہ فوائد حاصل کر سکتے تھے۔ مصر اور برازیل ترکی کے تعاون سے کئی بڑے زرعی اور صنعتی منصوبوں کا آغاز کرنے والے تھے جن میں جدید ترین طیارے اور متوسط طبقے کے لیے گاڑیاں بنانے کے منصوبے بھی شامل تھے۔ یہی وجہ ہے کہ برازیل آج بھی صدر مرسی ہی کو مصر کا اصل اور حقیقی سربراہ قرار دیتا ہے۔ اس نے ۲۰۱۴ء میں برازیل میں ہونے والے فٹ بال ورلڈکپ کا افتتاح کرنے کی دعوت بھی حال ہی میں صدر محمد مرسی کے نام بھیجی ہے، جنرل سیسی یا اس کے کسی گماشتے کے نام نہیں۔

مصر میں فوجی انقلاب کا سامنا کرنے والی فقید المثال عوامی تحریک نے تیونس میں تبدیلی کی خواہاں طاقتوں کو بھی پریشان کر دیا ہے۔ اس لیے بظاہر یہ لگتا ہے کہ وہ وہاں فی الحال مصر جیسے کسی ایسے فوجی انقلاب کا خطرہ مول نہیں لیں گی، جسے عوام مسترد کر دیں اور تیونس بھی مصر کی طرح مسلسل انتشار کا شکار ہو جائے۔ تیونس میں کسی انتشار اور اسلامی تحریک کی قیادت میں عوامی احتجاجی تحریک سے یورپ بھی خوف زدہ ہے۔ کیونکہ بحیرۂ روم کے دوسرے کنارے پر واقع تمام یورپی ممالک، شمال مغربی افریقہ میں پیدا ہونے والی اضطراب کی ہر لہر سے براہِ راست متاثر ہوتے ہیں۔

یہاں یہ امر بھی پیش نظر رہے کہ اگرچہ تیونس کی ڈکٹیٹرشپ مصری فرعونوں سے بھی بدتر تھی، لیکن وہاں کے عوام اور فوج مصری عوام اور فوج سے قدرے مختلف ہے۔ مصر میں ہمیشہ فوج ہی برسراقتدار رہی ہے، جب کہ تیونس میں فوج نے کبھی بھی اقتدار نہیں سنبھالا۔ مصری عوام میں تعلیم کا